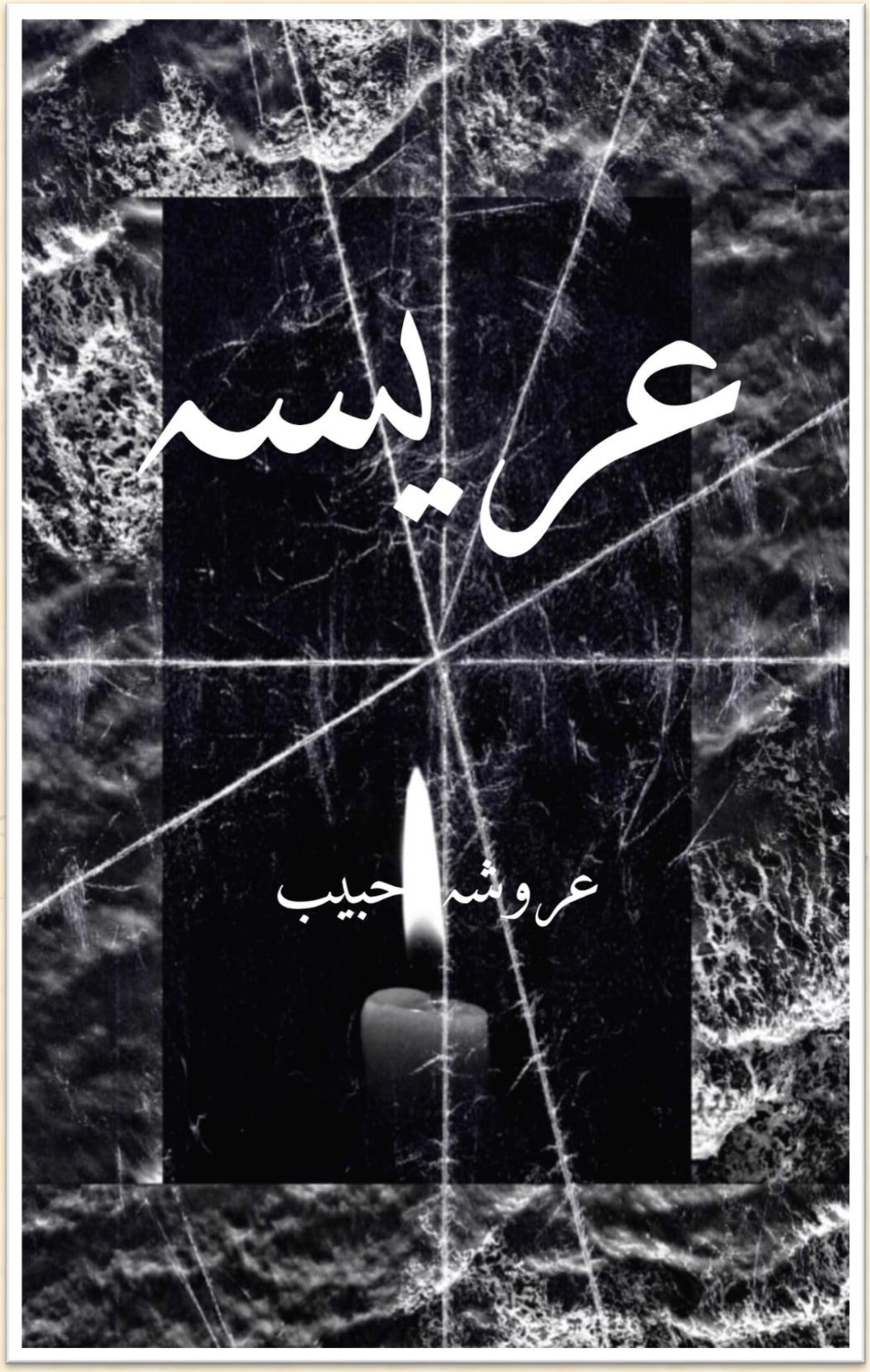
عریسہ
عروشہ حبیب

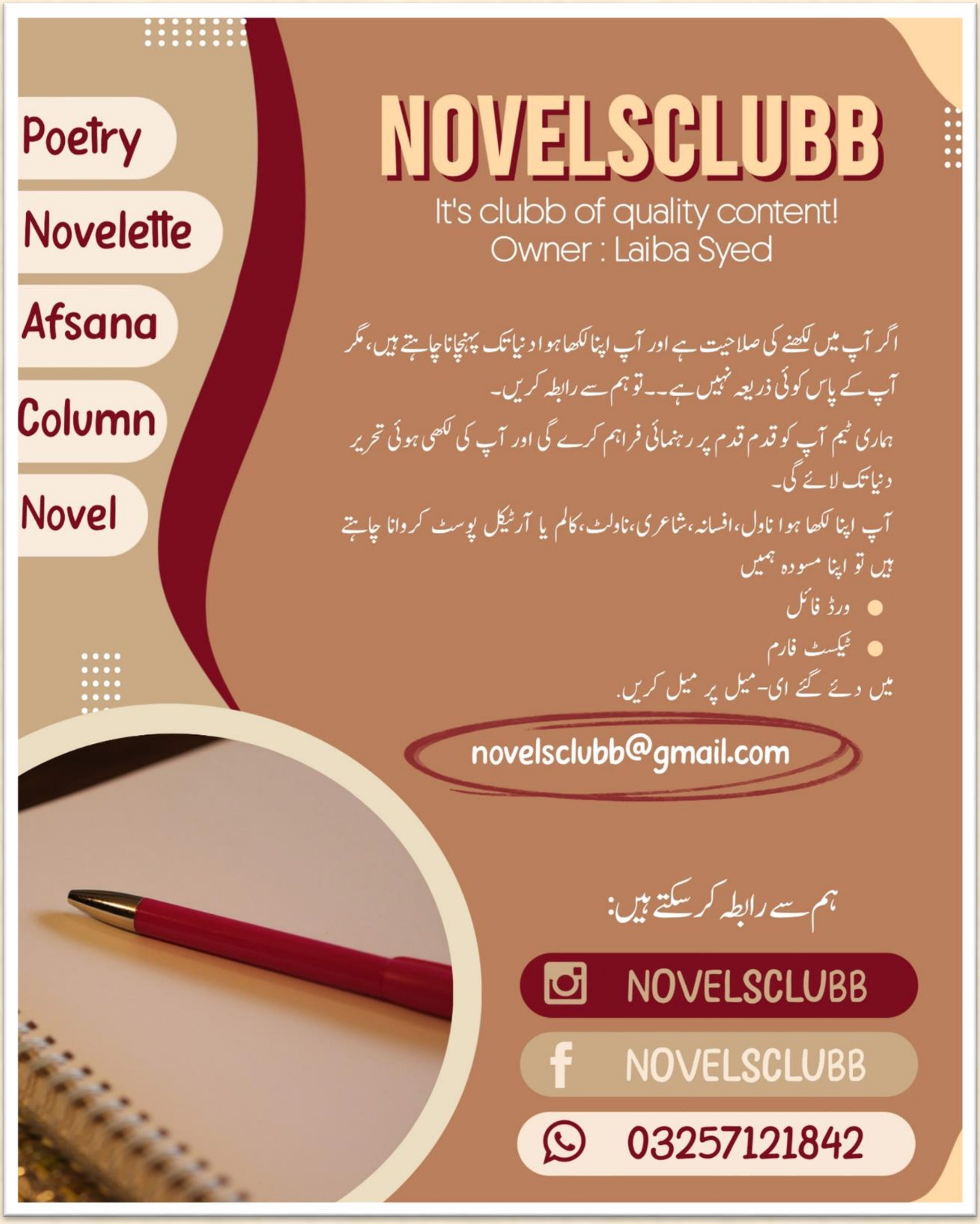
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

عریسہ

از قلم

عروشہ حبیب

Clubb of Quality Content

ناول "عریسہ" کے تمام جملہ حق لکھاری "عروش حبیب" کے نام محفوظ ہیں۔کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی
صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو
گی۔"ناولز کلب"کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے،بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال
کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔کسی بھی
حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

قسط نمبر ۱

اس کی کار کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے

اب وہ اس دنیا میں نہیں رہی

وہ مر چکی ہے !!!!

محبت ایک سمندر ہے شروع شروع میں سمندر جتنا حسین اور دل فریب لگتا ہے وہ آگے جا کر اتنا ہی گہرا بن جاتا ہے انسان کو کھینچتا ہے اپنی طرف اور انسان اس میں ڈوبتا چلا جاتا ہے پھر انسان کی سانسیں چھین لیتا ہے اسے موت سے آراستہ کر کے کنارے پر تنہا چھوڑ دیتا ہے یہ بے درد اور قاتل سمندر کتنے ہی لوگوں کی موت کی وجہ بن چکا ہے ظالم سمندر.. ظالم سمندر .... خزاں کے موسم کی تیز ہوا اس کے کندھوں سے ذرا نیچے آنے والے بالوں کو ہوا میں لہرانے کیلئے مجبور کر رہی تھی کالی گہری سرخ ہوئی آنکھوں میں اشکوں کے ساتھ ساتھ درد بھی موجود تھا سورج جیسے جیسے اس فانی دنیا کے منظر سے غائب ہونے کی جدوجہد کر رہا تھا

ویسے ہی ویسے رات خاموشی سے آسمان پر مختلف رنگ بکھیرنے کی کوششوں میں مصروف تھی وہ ایک چھوٹے پرانے گھر کی بالکنی میں گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی ہاتھوں میں ایک قلم تھا اور کچھ صفحات... بالکنی کے باہر ایک الگ دنیا تھی (خاموش دنیا) جہاں میلوں دور دور تک صرف گھنے درختوں کا بسیرا تھا...

ان لمبے لمبے درختوں کو وہیں چھوڑ کر اگر ہم سو کلو میٹر کا فاصلہ طے کریں...

تو وہ سمندر کے کنارے پر کھڑا اپنی ہیزل براؤن آنکھوں سے ادھرِ اُدھر دیکھ رہا تھا شاید کسی کو ڈھونڈ رہا تھا سمندری تیز ہوا اس کے سیاہ بالوں کو بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے جھکا رہی تھی گندمی رنگ، بلیک پینٹ پر وائٹ شرٹ، لمبا قد ہلکی ہلکی سی شیو وہ ایک خوبصورت چہرے کا مالک تھا........ سانسیں پھولی ہوئیں.. دل کی دھڑکنیں تیز.. اس وقت اس کے چہرے پر عجیب سی کیفیت نمودار تھی.. بہت دیر چلنے کے بعد کہیں جا کر وہ اسے نظر آئی اس

نے ایک سکون کا سانس اندر بھرا اور رک گیا.... وہ چلتے ہوئے قریب ہی آرہی تھی کہاں چلے گئی تھی تم؟ اس نے فکرانہ انداز میں پوچھا

میں سمندر کے کنارے پر کھڑی تھی.. لیکن پھر میں بہت آگے نکل گئی... میں سورج کے ڈوب جانے کا منظر قریب سے دیکھنا چاہتی تھی... وہ پر سکون سی ہو کر بتارہی تھی

لڑکے نے اپنی ہیزل براؤن آنکھوں سے اس کا جائزہ لیا وہ مکمل بھیگ چکی تھی اس کے بال بھی موٹی لٹھے بنائے علیحدہ ہوئے ہوئے تھے اورنج رنگ کی قمیض کے ساتھ وائٹ رنگ کا فلاپر پہنے ہوئے گہرے آنکھوں میں ہلکا سا کاجل لگایا ہوا..(سکون سے تو ایسے بتارہی ہے جیسے کوئی عظیم کارنامہ انجام دے کر آرہی ہو..اس نے بڑبڑایا تھا)

جہاں رات تاروں کو بہلا پھسلا کر صرف یہی کہتی ہے کہ جگمگاؤ کیونکہ تمہارا کام ہے جگمگانا..

وہیں سورج ایک کاٹ دار نظر چاند پر ڈالتا ہے..

چاند زرا سا مسکراتا ہے...

اور مزید روشن ہو جاتا ہے..

سیاہ گہری آنکھوں والی لڑکی ابھی بھی بالکنی میں ہی بیٹھی تھی..یہ چھت کی بالکنی تھی جس کی دیوار چار فٹ تھی..

سورج ڈوب جاتا ہے سمندر میں ہر طرف اندھیرا پھیلنے لگ جاتا ہے ڈوبنے سے پہلے سورج کتنا حسین تھا لیکن وہ بے درد سمندر ظالم سمندر ظالم سمندر...اس نے لکھتے لکھتے قلم پھینک دیا اور صفحات کو ہوا میں اڑا دیا اس کی آنکھوں میں نفرت تھی اور اس کی روح میں غصہ تھا لڑکی سیاہ رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس تھی آسمان بھی اب سیاہ رنگ میں ڈوب چکا تھا

یہ کیفے کتنا خوبصورت بنا ہوا ہے.. گرے آنکھوں والی لڑکی سامنے رکھے پھولوں کے فلاسک کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی

ہیزل براؤن آنکھوں والا لڑکا اس کے سامنے ہی بیٹھا تھا

یہ ایک کیفے کا منظر تھا

سیاہ رنگ کی پینٹڈ دیواریں جو سرخس کے لمبے گھنے پتوں سے ڈھکی ہوئی تھیں..

زرد رنگ کے بلبز کیفے کو ایک اولڈ فیشن لک دے رہے تھے

اچھا.. لڑکے نے سامنی دیوار پر لگی ہوئی کافی بینز کی پینٹنگ کو دیکھتے ہوئے کہا شاید وہ کہیں اور گم تھا کسی اور دنیا میں

ر

احتشام میں تم سے کہہ رہی ہوں

.......ہاں ہاں میں سن رہا ہوں اب وہ اپنی گم دنیا سے نکل کر اس کی طرف متوجہ ہوا

ایک میں ہوں جو ہر وقت بس تمہارے نام کی تسبیح کرتی رہتی ہوں اور ایک تم ہوں احتشام قسیم !!

.. کیا ہو گیا ہے منیزا تمہیں چھوٹی چھوٹی باتوں پر کیوں لڑنے لگ جاتی ہو؟....

کیونکہ میں تم سے محبت کرتی ہوں بے حد محبت.... صرف تم سے !!!!! وہ آنکھوں میں ڈھیر سارے جذبات لئے کہہ رہی تھی..

میں نہیں کرتا کیا؟اس نے سنجیدگی سے پوچھا

....

محبت ہی کے میلے ہیں،

ہیں مکمل بھی اور اکیلے ہیں

محبت ہی کے میلے ہیں،

لال رنگ دیتے ہیں محبت کو ہم نے تو سفید بھی اوڑھے ہیں

سیاہ آنکھوں والی لڑکی کے ہاتھ میں اب نا تو قلم تھا نا ہی صفحات وہ انگلیوں سے ہوا میں لکھ رہی تھی لڑکی کا جسم کپکپا رہا تھا اب وہ گھٹنوں پر اپنا سر رکھ کر تیز تیز رونے لگی

....

چلو اپنا موڈ ٹھیک کر لو منیزا وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامتے ہوئے کہ رہا تھا..

پہلے منیزا کا دل کیا کہ کچھ دیر اور ناراض رہا جائے لیکن پھر اس نے سر جھٹکا اور اپنا خراب موڈ ٹھیک کر لیا

تم اگر اتنی مِنتیں کر رہے ہو تو صحیح کر لیتی ہوں.. اپنا موڈ.. لیکن اگلی دفعہ..

احتشام نے اس کی بات بیچ میں سے ہی کاٹ دی..

ابھی اگر کہیں سے ابو نے دیکھ لیانا.. وہ تو مجھے جان سے ہی مار دیں گے وہ ادھرِ اُدھر دیکھتے ہوئے کہنے لگا

کہہ دو کے.ڈر پوک ہو تم!!!،وہ اس کا مزاق اڑاتے ہوئے ھنسنے لگی

ویٹر اپنے ہاتھوں میں کافی لے آیا اس نے کافی ان دونوں کے سامنے رکھ دی اور پھر چلا گیا

منیزہ کا موبائل بجنے لگا اس نے جلدی سے موبائل ٹیبل سے اٹھایا اور سوائپ کرتے ہی کان کو لگا لیا

جی امی!! میں فلحال احتشام کے ساتھ ہوں کیوں کیا ہوا؟اس نے احتشام کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا..... کیا؟ کیا ہوا بابا کو؟ صحیح ہیں نا بابا!!! میں آ رہی ہوں....اس نے فون کٹ کیا اور اپنے چہرے کو ہتھیلیوں میں گرا لیا..

کیا ہوا؟

بابا کی طبیعت صحیح نہیں ہے وہ نڈِھال سی ہو کر بتا رہی تھی

چلو میں تمہیں گھر تک چھوڑ دیتا ہوں جلدی کافی پیو احتشام نے کافی کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا.

ہمم..اس نے چہرا اٹھا کر کافی کے کپ کو دیکھتے سانس بھری...

....

بابا کیسے ہیں آپ؟.....

منیزا نے دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے ہی پوچھا اور تیز تیز قدم بڑھا کر لاؤنج میں آگئی

صحیح ہوں میں بیٹا وہ لاؤنج میں کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے...ساتھ میں بھی دو تین کرسیاں رکھی ہوئیں تھی منیزا کی امی (رامل) پاس میں ہی کھڑی تھیں اور اس کی بہن حور اپنے بابا کے ساتھ ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی

امی ڈاکٹر نے کیا کہا ہے؟ منیزا نے رامل کو دیکھ کر پوچھا

کچھ نہیں...بس ریسٹ کرنے کہا ہے..

رامل کے الفاظ سنتے ہی وہ گھبرا گئی.. ریسٹ ؟؟؟؟؟؟

ابو اب آپ کام پر نہیں جائیں گے وہ جنید صاحب کے پاؤں کے پاس آکر بیٹھ گئی

رامل نے کرسی پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے کرسی پر آکر بیٹھنے کا کہا

نہیں جب تک بابا نہیں کہیں گے.. کہ.. وہ کام پر نہیں جائیں گے میں بابا کے پاؤں کے پاس ہی بیٹھی رہوں گی وہ ضد کر رہی تھی..

اگر میں کام پر نہیں جاؤں گا تو تمہارا اور حور کا جہیز کون بنائے گا جنید نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

جہیز ؟ بابا مجھے جہیز نہیں چاہیے... مجھے آپ چاہیے ہو اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگ چکی تھیں... بابا میں ہوں نا..... میں کماتی ہوں نا پھر راحم بھائی بھی ہیں... آپ کو ضرورت نہیں ہے... بابا حور کا جہیز میں اور بھائی بنا لیں گے.. میں اور راحم بھائی سب کچھ کر لیں گے.. بس آپ کام پر مت جایا

کریں.. اس نے چہرے سے آنسو رگڑتے ہوئے کہا

ارے میری گڑیا کیا ہو گیا ہے تمہیں. جنید صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا..

اب اٹھو یہاں سے اور کھانا کھاؤ چلو رامل کچن کی طرف بڑھنے لگی

ہاں کھانا کھالو منیزا.. نہیں جارہا میں کام پر.. بس خوش.. وہ مسکرا رہے تھے

....

بائیک کی چابی کے رنگ کو انگلی میں گول گول گھوماتے اور گانا گنگناتے ہوئے احتشام قسیم

اپنے بڑے سے محل نما گھر میں داخل ہوا

Oh, I cannot explain, every time, it's the same

Oh, I feel that it's real, take my heart

فلحال ہال میں کوئی بھی موجود نہیں تھا ہال بہت بڑا تھا سامنے سیڑھیاں تھیں سیڑھیوں کے

رائٹ سائڈ پر کچن اور left سائڈ پر بہت سے کمرے تھے سیڑھیوں کے سامنے ہی صوفے

لگے ہوئے تھے اور درمیان میں میز رکھا ہوا تھا...ہر طرف بہت سی پینٹنگز لگی ہوئی تھیں

احتشام اتنا امیر نہیں تھا لیکن پھر

بھی اس کا گھر بہت عالی شان بنا ہوا تھا یہ گھر اس کے دادا فرید قسیم نے بہت خوبصورتی سے

اپنی بیگم رانا قسیم کے لئے بنوایا تھا اپنی ساری دولت اُس غریب شاہ جہان نے اپنی بیگم ممتاز

کے محل پر لٹُادی تھی اور یہی گھر پھر احتشام کے والد عبداللہ قسیم کو ورثے میں ملا تھا

اس نے بائیک کی چابیاں میز پر پھینکی اور گانا گنگناتے ہوئے سیڑھیوں پر چلنے لگا

I've been lonely too long, oh, I can't be so strong

Take the chance for romance, take my heart

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آ گئے؟ آواز بہت بھاری تھی وہ پیچھے مڑا سامنے ہال میں عبداللہ قسیم اسے مشکوک نگاہوں

سے دیکھ رہے تھے

جی...وہ ہڑبڑاہٹ میں بولا

آج بھی کسی حسینہ کے ساتھ آوارہ گردی کر کے آ رہے ہوگے ضرور..انہوں نے چبھتے

ہوئے انداز میں کہا

آفس سے.. آرہا ہوں وہ ذراسا ہچکچایا (میں تو گیا آج !!)

معلوم ہے مجھے تمہارا کتنا آفس سے آرہے ہو وہ اسے غصے سے گھورتے ہوئے کہہ رہے تھے

....

کیوں ڈانٹ رہے ہیں آپ اسے ؟تسلیمہ نے کچن سے باہر آتے ہوئے پوچھا..

تمہارے ہی لاڈ پیار نے اسے یہاں تک پہنچایا ہے..

آپ بھی نا!! وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے آگے آئی..

احتشام بیٹا تمہیں نیند کیسے آجاتی ہے؟ انہوں نے جھلستی ہوئی آتش اپنی زبان میں اتارتے ہوئے پوچھا

جاؤ بیٹا تم جاؤ اپنے کمرے میں تسلیمہ نے اسے جانے کا اشارہ کیا

سیڑھیوں سے اوپر آتے ہی رائٹ سائڈ پر اس کا کمرہ تھا لائن سے بہت سارے کمرے تھے

ایک کمرے میں روشنی سی ہو رہی تھی شاید وہاں کوئی اور بھی تھا وہ اپنے کمرے میں داخل ہو

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گیا دروازے کے ساتھ ہی ڈریسنگ ٹیبل موجود تھا اور سامنے ہی بیڈ تھا پاس میں ہی ایک الماری اور کچھ صندوق رکھے ہوئے تھے بیڈ کے پاس موجود سائڈ ٹیبل پر ایک فریم رکھا ہوا تھا احتشام نے ٹیبل پر رکھے ہوئے فریم کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور آکر بیڈ پر لیٹ گیا فریم میں موجود تصویر کو دیکھتے ہی اس کی دھڑکنیں کم ہونے لگیں اسے کوئی یاد آنے لگا.....

—--------------------------------

سیاہ رات کا سفر اختتام کو پہنچا

سورج نے ایک بار پھر ثابت کیا

کہ اندھیرے کو صرف روشنی ہی ختم کر سکتی ہے....

اور اُسی روشنی کی پہلی کرن منیزا کے کمرے کی کھڑکی سے اندر داخل ہوئی

منیزا اپنی الماری سے کپڑے نکال رہی تھی اس نے اپنے ایک ہاتھ میں گرے کلر کا فراک پکڑا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ سے کپڑے اِدھر اُدھر کر رہی تھی (شاید کچھ ڈھونڈھ رہی تھی)

آخر تھک ہار کر وہ آکر بیڈ پر بیٹھ گئی

امی.... وہ بیڈ پر بیٹھتے ہی پکارنے لگی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کچھ دیر تک وہ وہیں منہ بنا کر بیٹھی الماری کی طرف دیکھتی رہی الماری کے ساتھ ایک کھڑکی موجود تھی جس سے باہر کا نظارہ لیا جاسکتا تھا

کیا ہوا منیزا؟ رامل نے کمرے میں قدم رکھتے ہی پوچھا..

امی اِس فراک کی شلوار اور ڈوپٹہ کہاں ہے؟ الماری میں نہیں ہے رامل نے الماری کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا اگر الماری میں موجود ہی تھا تو میں آپ سے کیوں پوچھتی !!....

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اچھا.. تو پھر حور کے پاس ہوگا...

اسے کہا کریں کہ پوچھ کے لیا کرے.....

احتشام ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا خود کو شیشے میں دیکھ رہا تھا....

وہ خود کو انتہائی حسین انسان سمجھتا تھا اور حقیقتاً بھی وہ تھا

اس نے سامنے رکھا ہوا کنگھا اٹھایا اور اپنے ریشم جیسے بالوں میں پھیر لیا..

وہ کنگھا رکھ چکا تھا اور ہاتھوں سے بالوں کو ذرا بکھیرنے لگا...(messy hair)

تھوڑی دیر بعد احتشام نیچے ہال میں آکر صوفے پر بیٹھ گیا اور پینٹ کی جیب سے موبائل فون نکال کر کچھ ٹائپ کرنے لگا..

کچھ ہی دیر میں اس نے اپنی دونوں ٹانگیں میز پر رکھ دی اور نیم دراز ہو کر موبائل چلانے لگا..

وہ سیڑھیوں سے اتر رہی تھی لال لمبا فراک اس کے پاؤں کو چھو رہا تھا...چوکلیٹ رنگ کے ریشمی بال.. ہیزل براؤن آنکھوں میں ہلکا سا کاجل.. گھنی لمبی پلکیں.. گلے میں لال ڈوپٹہ.. کانوں میں گولڈن رنگ کے جھمکے اور پاؤں میں بھی گولڈن ہی رنگ کی سینڈل..

ماموں کہاں ہیں احتشام؟ اس نے احتشام کے قریب آتے ہی پوچھا

میری جیب میں ہیں نکال لو.. وہ موبائل پر کچھ ٹائپ کرتے ہوئے کہہ رہا تھا..

مجھے کام تھا ماموں سے.. اس نے نرمی سے کہا لیکن اسے امید تھی کہ آگے سے الٹا ہی جواب آئے گا

تو میں تمہیں ماموں نظر آ رہا ہوں

احتشام قسیم نے اس کی امیدوں پر پورا اترتے ہوئے اسے جواب دیا..

لڑکی نے ایک نظر اسے اداسی بھری نگاہ سے دیکھا..اور چلے گئی..

....

صبح کی روشنی اس کے چہرے کو چمکا رہی تھی تازہ ہوا اس کی روح کو رنگوں میں نہلا رہی تھی آسمان گنگنا رہا تھا اور زمین جھوم رہی تھی اور ان سب کشمکش کے ساتھ وہ بالکنی سے باہر دیکھ رہی تھی

وہاں دور دور تک صرف لمبے درخت ہی موجود تھے کوئی حیوان اور پرند بھی دور دور تک نظر نہیں آ رہا تھا....

کچھ دیر کے لئے وقت نے اپنی رفتار روک لی اور پیچھے چلا گیا..وہی جگہ وہی چہرا وہی آسمان وہی زمین..بس فرق صرف کپڑوں کے رنگ میں تھا...لڑکی نے سفید شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی

سفید کوئی رنگ نہیں ہے اور کالا... کالا ہر رنگ ہے...اس نے اپنی آنکھوں کو آہستہ آہستہ کھولا.. وقت نے ایک بار پھر سے اپنی رفتار پکڑ لی..

"وقت کیا ہے وقت

منزل ہے وقت یا راستہ ہے وقت

درد ہے وقت یا مرھم ہے وقت

کیا ہے وقت"

شاید وہ ہواؤں سے باتیں کر رہی تھی.. کیونکہ اس کے علاوہ وہاں کوئی اور موجود نہیں تھا

....

اوئے.... لڑکی نے منیزا کے برابر والی کرسی کو کھینچتے ہوئے کہا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہائے... منیزا اسے دیکھ کر مسکرانے لگی

آج تو بہت کام لگ رہا ہے...

لڑکی اپنی چیئر پر بیٹھ چکی تھی اور اب وہ کمپیوٹر آن کر رہی تھی..

یہ ایک بہت بڑی کمپنی کے آفس کے فلور کا منظر تھا... جہاں بہت سے ورکرز اس وقت کمپیوٹر پر کام کر رہے تھے.. ان کے سامنے ٹیبل پر بہت سی فائلز موجود تھیں..

گملوں میں موجود چھوٹے چھوٹے گھنے پودے آفس کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہے تھے...

ہاں آج بہت کام ہے.. منیزا نے لال رنگ کی فائل کو ٹیبل سے اٹھاتے ہوئے کہا..

منیزا کے سامنے کمپیوٹر موجود تھا.. جس پر وہ اس وقت کام کر رہی تھی

اور احتشام کیسا ہے؟ لائبہ نے سنجیدگی سے پوچھا

صحیح ہے.. منیزا اب اپنے کانوں پر ہیڈ فونز لگا رہی تھی.

اور انکل؟ لائبہ نے سامنے رکھی ہوئیں فائلز کو بیزاریت سے دیکھتے ہوئے پوچھا

لائبہ بی بی جی سب صحیح ہیں..اپنے کام پر فاکس کرو..ورنہ تمہارا کام بھی مجھے ہی کرنا پڑے گا...

....

آج کی رات, آج کا کراؤڈ اور آج کا موسم بہت انرجیٹک ہے نا...

ہونا بھی چاہیے کیونکہ آج کی رات کو حسین بنانے کیلیئے میں ہی کافی ہوں....

Until the real hero come

یہ الفاظ کہہ کر وہ زرا سا مسکرائی...

سو! میں ہوں آپ کی آج کی ہوسٹ لویزا ہمایوں...اور ہم اس وقت موجود ہیں ریسنگ ٹریک پر..اور کچھ ہی دیر کے بعد یہاں..ہمارے آج کے اعلیٰ ترین بائیکرز موجود ہونگے...

جو اپنے جوش اور جنون سے ریس جیتنے کی کوشش کرینگے..اور بہر حال کراؤڈ کا دل بھی جیت لینگے..

sea green شلوار قمیض

میں ملبوس اور ہاتھ میں ایک عدد مائیک اٹھائے وہ بہت خوبصورتی سے کمپیئر نگ کر رہی تھی..

اگر اِدھر اُدھر نظر دوڑ آئیں تو ہمیں ایک بڑا سا ریسنگ گراؤنڈ نظر آئے گا.. تیز فلیش لائٹس گراؤنڈ کو روشنیوں سے جگمگا رہی تھیں

بڑی بڑی ایل سیڈ یس ایک لمبی اونچائی پر گراونڈ میں لگی ہوئی تھیں.. جس پر اس وقت مشہور برینڈز کی ایڈورٹائسمنٹ چل رہی تھیں...

شائقین کے کراؤڈ میں لڑکیوں کی تعداد حد سے زیادہ تھی...ہر انسان کے ہاتھ میں کسی نا کسی رنگ کا جھنڈا موجود تھا..ان جھنڈوں کا رنگ بائیکرز کی بائیک کے رنگ پر منحصر کر رہا تھا...اگر ہم زرا دور سے کراؤڈ پر نظر ڈالیں گے تو ہمیں صرف سیاہ رنگ کے جھنڈے لہرتے ہوئے نظر آئینگے...

ریسنگ ٹریک ایک بڑا زگ زیگ روڈ تھا... جس کے ارد گرد بڑے بڑے جنگلے لگے تھے...

تمام بائیکرز کو اس ٹریک پر تین چکر لگانے تھے اور جو بائیکر سب سے پہلے تین چکر لگا کر فنش لائن کراس کرے گا وہ ہی اس ریس کا ونر ہو گا..

کیمرا ایک بار پھر لویزا ہمایوں کی طرف گھوما...

لویزا ٹریک پر اسی جگہ کھڑی تھی جہاں سے ریس شروع ہونے والی تھی اور ختم ہونی تھی

ٹریک پر کالے اور سفید ڈبوں کی ایک ریکٹنگلر لائن بنی ہوئی تھی

لائن کے آگے بڑے لفظوں سے سٹارٹ اور پیچھے فنش لکھا گیا تھا...

تھام لیں... تھام لیں اپنے اپنے دل کی.. ڈھڑکنوں کو.. خاص طور پر genz کی لڑکیاں.. جو یہاں جس.. انسان کے لئے آئی ہیں یہ بات تو... ہر کوئی جانتا ہے.. خیر.. لویزا نے لمبی سانس بھری..

تمام بائیکرز اس وقت.. ٹریک پہ اپنی اپنی بائیکس کے ساتھ موجود ہیں...

So boys best of luck

اس نے ایک نظر ان سب بائیکرز پر ڈالی جو اپنی اپنی ہیوی بائیکز

پر بیٹھ چکے تھے اور اب ہیلمٹ پہن رہے تھے..

لویزا نے پھر سے بولنا شروع کیا

سو!!! اب میں تمام بائیکرز کے نام لوں گی اور آپ لوگ سب جس بائیکر کو سپورٹ کرینگے

ان کا نام سنتے ہی ان کی بائیک کے رنگ کا جھنڈا لہرائینگے...

لویزا نے بائیں ہاتھ میں پکڑے ہوئے صفحے کو اپنی آنکھوں کے سامنے کیا.. اور دائیں ہاتھ میں

تھامے مائیک کو اپنے ہونٹوں کے اور بھی قریب کر لیا..

رحیم خان..(بائیکر کا نام)

کراؤڈ میں ذرا سا نیلا رنگ ابھرا..

احمر بلال (بائیکر کا نام)

نارنجی رنگ کے ایک دو جھنڈے لہرتے ہوئے نظر آئے

شایان سکندر (بائیکر کا نام)

لال رنگ کے چند جھنڈے ابھرے

مائیکل مار گریٹ (بائیکر کا نام)

گرین رنگ کی ایک جھلک نظر آئی

مہران چوھدری (بائیکر کا نام)

زرا سا پیلا رنگ نظر آیا

فرحان صدیقی (بائیکر کا نام) یہ وہ نام تھا جسے لویزا نے ایک بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ ادا کیا..

سارا کا سارا کراوڈ سیاہ رنگ میں ڈوب چکا تھا...

Genz کی لڑکیوں کی چیخیں دور دور تک سنائی دے رہے تھیں

فرحان...

فرحان........

فرحان............

....

رات کے اس پہر جب انسان تھک ہار کے اپنے بستر کی طرف پلٹتا ہے اور خوابوں کی دنیا میں گم ہو جاتا ہے اسی پہر قسیم ہاؤس کے لاؤنج میں احتشام قسیم تھری سیٹر صوفے پر پُر سکون سا بیٹھا

اپنے موبائل پر گیم کھیل رہا تھا...

ہیزل براؤن آنکھوں والی لڑکی اوپن کچن سے نکل رہی تھی اس کے دونوں ہاتھوں میں چائے کے کپ تھے... قدم قدم چلتی وہ احتشام کے صوفے کے قریب آئی اور جھک کے چائے کا ایک کپ میز پر رکھ دیا..

احتشام چائے!! اس نے چائے کی طرف اشارہ کیا اور خود جا کر سائڈ والے سنگل صوفے پر بیٹھ گئی جو بڑے صوفے کے عمودی رخ پر رکھا ہوا تھا۔

ماموں نے کہا ہے کہ احتشام کو کہنا کہ فی وو چرز پے کر دے اس نے چائے کا ایک سپ سکون سے بھرتے ہوئے کہا..

احتشام قسیم جو گیم میں مصروف تھا یہ الفاظ سنتے ہی نظریں اٹھا کر ہیزل براؤن والی لڑکی کو چبھتی نگاہوں سے دیکھا اور سر جھٹک کر پھر سے گیم کھیلنے لگا..

مجھے کچھ سامان لینا تھا ماموں نے کہا ہے احتشام کے ساتھ چلے جانا.. وہ اسے نرم لہجے کے ساتھ دھمکی دے رہی تھی

احتشام نے ایک بار پھر اسے چبھتی نگاہوں سے دیکھا

وہ شاید خود کو کوس رہا تھا..

ناجانے کون سی گھٹیا گھڑی تھا جب میں نے اس بلا کو یہ بتایا کہ

احتشام قسیم کسی سے نہیں ڈرتا سوائے عبداللہ قسیم کے..

اور کوئی فرمائش !! ماموں کے مقناطیس... احتشام نے موبائل جیب میں رکھتے ہوئے پوچھا.. تلخ لہجے کے ساتھ وہ جبراً مسکرا رہا تھا

نہیں !! ایک فاتحانہ مسکراہٹ کے ساتھ اس نے کہا

کہیں زہر تو نہیں ڈال دیا چائے میں.. اس نے کپ اٹھاتے ہوئے پوچھا

تمہارا قتل کر کے اپنے ہاتھوں کو گندا نہیں کرونگی میں..اس نے چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتے ہو ئے اسی انداز میں جواب دیا جس انداز سے سوال آیا تھا

پڑھ بھی لیا کرو جب دیکھو گھر میں ٹہلتی ہوئی نظر آتی ہو سپاٹ سے لہجہ میں اس نے کہا

چلو روڈ پر تو نہیں ٹہلتی نا..آوارہ!!!اس نے آوارہ پر زور دیا..عبداللہ قسیم کی بھانجی ہونے کا پورا پورا ثبوت دیتے ہوئے اس نے کہا تھا

(جنگلی)وہ منہ میں بڑبڑایا

بہت زبان چل رہی ہے آج انیس سالہ "علینا جہان" کی...احتشام نے اسے گھورتے ہوئے کہا...

تمہاری ہی صحبت کا اثر ہے تیس سالہ احتشام قسیم....وہ بھی پھر "علینا جہان" تھی

آج کل تو مینڈکی کو بھی زکام ہوا ہوا ہے..احتشام نے سر جھٹکا

علینا کہ اوپر تو جیسے کسی نے بلدوزر چڑھا دیا تھا(اس کی اتنی ہمت)

تم مینڈک!!!علینا نے غصہ سے ناک سکوڑ کر کہا

سامنے بھی احتشام قسیم تھا

علینا مینڈکی!!!مین..ڈکی..مین..ڈکی...وہ منہ کے زاویے بگاڑ بگاڑ کر اسے چڑا رہا تھا..

علینا نے بھی ویسا ہی منہ بنا بنا کر اسے جواب دیا..احتشام مینڈک..مین..ڈک..مین..

ڈک..

علینا چوہیا!!!!!!احتشام نے ایک زوردار قہقہہ لگایا..

چوہیا!!!!!علینا جہان نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا...

احتشام چوہاااااا!!!!اور کنکھجورا...

رات قسیم ہاؤس میں یوں ہی ڈھلتی رہی..دونوں نے ایک دوسرے کو بہت سارے

جانوروں کے ناموں سے نوازا...

اور یہ سلسلہ ناجانے کب ختم ہوا

....

ایک سائرن بجا..

سرخ جھنڈا ہوا میں لہرایا گیا...

بائیکرز نے ایک تیز رفتار سے اپنی اپنی ہیوی بائیک کو اس زگ زیگ ٹریک پر ڈوڑایا

جیسا کہ آپ لوگ دیکھ سکتے ہیں کہ اس وقت رحیم خان کی بائیک سب سے آگے ہے...

لویزا ہمایوں گراؤنڈ میں لگی بڑی سی LCD پر نگاہیں جمائے کمپیئر نگ کر رہی تھی...

مختلف پولز پر لگے ہوئے کیمرے اور اڑتے ہوئے ڈرون اس ریس کو اپنے اندر محفوظ کر کے

بڑی اسکرین پر براہ راست نشر کر رہے تھے..

کراوؤڈ خاموش تھا...

بالکل خاموش...

فرحان پیچھے رہ چکا تھا..

رحیم خان تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا...

فرحان صدیقی نے پاؤں کے نیچے گیئر بدلا اور ہاتھ نے ایکسیلیریٹر کو کھولا...وہ ہواؤں کو چیرنے والا تھا...وہ وقت کو بدلنے والا تھا

رحیم خان نے سائڈ مرر سے اسے طوفان کی رفتار کی طرح آگے بڑھتے ہوئے دیکھا...رحیم خان نے ایک تیزی سے اسے کٹ دیا(اپنی بائیک اس کی بائیک کے آگے کرلی)

فرحان کو غصہ آیا تھا اسُے شدید غصہ آیا تھا.

ہاتھوں نے ایکسیلیٹکر کو اور بھی مضبوطی سے جکڑ لیا اتنا کہ سلیولس بلیک ٹی شرٹ میں ملبوس لڑکے کی نسیں بڑی LCD میں دیکھ کر لڑکیوں نے چینخے ماردیں(یہ ڈرنے والی چینخے نہیں تھیں یہ "ہائے اللہ اتنا حسین"اور"اُف" والی چینخے تھیں)...

رحیم خان فنش لائن کے اتنا نزدیک تھا کہ اسے یقین آچکا تھا کہ آج کی شام رحیم خان کی ہے

وہ انہی سوچوں میں کہیں گم تھا جب بجلی کی رفتار کی طرح اسُ بلیک ہیوی بائیک والے سِکس پیک نوجوان نے فنش لائن کراس کی...

سیاہ جھنڈے تیزی سے ہوا میں بلند ہوئے.. آسمان پر آتش بازی شروع ہوئی... بس ایک ہی آواز ہر طرف گونج رہی تھی..

,فرحان صدیقی...

فرحان صدیقی...

وہ اپنی ہیوی بائیک سے اترا...

سر پہ پہنا ہیلمٹ اتارا...

اس کے بال بھیگے ہوئے تھے... چہرا بھی پسینے سے تر تھا

اس نے دائیں بائیں سر جھٹکا.. بالوں میں موجود پسینے کی بوندیں قطرا قطرا نیچے گرنے لگیں

گراؤنڈ میں بیٹھی لڑکیاں اسے LCD میں دیکھ دیکھ کر پاگل ہو رہی تھیں

ایک ہاتھ میں ہیلمٹ پکڑے وہ رحیم خان کی طرف بڑھ رہا تھا

رحیم خان اپنی بائیک کے پاس کھڑا اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا

جب اس نے بھوری آنکھوں والے نوجوان کو اپنے نزدیک بڑھتے ہوئے دیکھا...

اب وہ اس کے سامنے کھڑا تھا

"باپ باپ ہی رہتا ہے"

بھوری آنکھوں والے فرحان نے رحیم خان پر نظریں گاڑ کر کہا

ایک دن میں بھی جیتو نگا تو لکھ کر رکھ لے...وہ تلخ لہجے میں کہہ رہا تھا

فالحال اس جہاں میں تو نہیں!!!فرحان نے نفی میں سر ہلایا

....

سیاہ آنکھوں والی لڑکی ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے کے سامنے کھڑی تھی...لڑکی کی پشت پر بیڈ تھا جس کے ساتھ دو چھوٹے چھوٹے میز موجود تھے جن پر مومبتیاں رکھی گئی تھیں..کمرے میں واحد روشنی کا زریعہ وہ موم بتیاں تھیں..جو ہر گزرتے لمحے کے ساتھ مدھم ہو رہی تھیں...

اسے سیاہ رنگ سے عشق تھا..

بس اسی لئے وہ سیاہ رنگ پہنتی تھی...

"میں نے.. کبھی کسی چیز کی خواہش نہیں کی...

تو پھر میں ہی کیوں؟(آواز میں درد تھا)

میں ہی کیوں؟

عریسہ ہی کیوں؟؟؟؟(وہ کسے کہہ رہی تھی؟.... وہاں تو کوئی اور تھا ہی نہیں)

عریسہ ہی کیوں؟؟؟؟

ہتھیلی کو بند کیا مکا بنایا اور ایک جنون کے ساتھ سامنے شیشے میں دے مارا...

شیشہ ٹوٹ ٹوٹ کر نیچے گرنے لگا...

وہ رُکی نہیں...

اس نے شیشے کے ٹکروں پر بھی زور زور سے مکے مارے

کانچ انگلیوں کا گوشت پھاڑ چکا تھا.. قطرا قطرا لہو زمین پر گر رہا تھا...

وہ پھر بھی نہیں رُکی...یونہی پاگلوں کی طرح خود کو تکلیف دیتی رہی...سیاہ آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں... لیکن وہ نہیں رکی... شاید اسے سکون مل رہا تھا...

Clubb of Quality Content

"یہ زندگی ختم کیوں نہیں ہو رہی ہے"

....

ریس ختم ہوئے دو تین گھنٹے گزر گئے تھے...کچھ دیر پہلے جہاں شور شرابہ تھا اب وہاں خاموشی تھی...

فرحان اس ریسنگ گراؤنڈ سے میلوں دور کسی روڈ پر اپنی ہیوی بائیک کے سامنے فون کان کو لگائے کھڑا تھا...

اچانک پیچھے سے ایک آواز آئی..اور وِنر صاحب آج ڈنر پر چلیں ؟؟لڑکی کے سامنے فرحان کی پشت تھی..گرے رنگ کی اونچی سکرٹ بلیک ٹائٹس کے ساتھ سنہرے باب کٹ بال...لال رنگ کی لپس ٹک ہونٹوں پر..

فرحان نے ایک نظر بھی اسے نہیں دیکھا..فون اپنی بلیک پینٹ کی جیب میں ڈالے وہ بائیک پر بیٹھ رہا تھا..

کچھ پوچھ رہی ہوں...ویسے میرا نام ارم ہے... مجھ سے دوستی کرو گے ؟؟(ماشاءاللہ سے اپنا تعارف بھی کروایا اور موقع پہ چوکہ لگاتے ہوئے..دوستی کا ہاتھ بھی بڑھایا)

بیٹا گھر جاؤ.. ممی ڈیڈی انتظار کر رہے ہونگے.. فرحان نے ہیلمٹ پہنتے ہوئے کہا..

اگلے ہی لمحے بائیک سٹارٹ کی اور آگے بڑھ گیا..

ایک تو یہ مشرقی عورتیں...

نفرت ہے مجھے مشرقی عورتوں سے... فرحان نے منہ میں بڑبڑایا

....

نفرت ہے مجھے مردوں سے...

نفرت!!!! عریسہ غرائی..

یہ اداس شامیں ہیں محسن!!!

خزاں کے گزرنے میں وقت لگے گا!!!

....

اندھیرے نے مغرب کی جانب رخ موڑا.. روشنی کی کرن مشرق سے ابھری....

ہیزل براؤن آنکھوں والا احتشام قسیم بیڈ کے کنارے پر بیٹھا جو گرز کے تسمے باندھ رہا تھا...

جو گرز کا سیاہ رنگ کسی کی آنکھوں کے رنگ سے مشابہت رکھتا تھا وہ ہلکا سا مسکرایا...اور یہی

سیاہ رنگ اسے پانچ سال پیچھے لے گیا...

یہ ایک کلاس کا منظر تھا.. جہاں ٹیچر بورڈ پر کچھ سمجھا رہی تھی.. تمام اسٹوڈنٹس غور سے مس

کو سن رہے تھے.. سوائے سیاہ آنکھوں والی لڑکی کے...وہ بیزاریت سے کبھی دائیں دیکھتی

کبھی بائیں.. کبھی کان کی لو مسلتی... کبھی سامنے وال پر لگی گھڑی کو...

اللہ ابھی ایک گھنٹہ اور ہے.. یہ مس کتنا پڑھائے گی...اس کا منہ درد کیوں نہیں کرتا ہے.. وہ

منہ میں بڑبڑا رہی تھی

ٹیچر نے لال رنگ کا لمبا فراک پہنا ہوا تھا بال پیچھے کیچر میں آدھے بندھے ہوئے تھے انہوں

نے بورڈ پر کچھ لکھتے ہوئے سوال کیا... سب کلئیر ہے بچوں؟؟

تمام اسٹوڈنٹس نے یس کہا..

پھر ایک آواز سنائی دی...

مس بس کر دیں!!آواز میں اکتاہٹ تھی

ٹیچر غصے میں ایڑھیوں کے بل پیچھے گھومی.. کس کی آواز تھی یہ؟؟؟؟ سارے اسٹوڈنٹس خاموش تھے... سوائے ہیزل براؤن آنکھوں والے احتشام قسیم کے... جو تیسری لائن میں فرسٹ بینچ پر بیٹھا تھا.. اس نے گردن گھمائی اور فرسٹ لائن کے آخری ڈیسک کی طرف شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا..

میم!!!! یہ مہرون کپڑوں والی.. اس نے عریسہ کی طرف اشارہ کیا...

عریسہ کے اوپر تو جیسے کسی نے بلدوزل چڑھادیا تھا.. عام طور پر کلاس کے اسٹوڈنٹس شکایت نہیں لگاتے.. چند ایک کو چھوڑ کر...

سی آر احتشام قسیم نے... عریسہ جلیل کی.... شکایت لگائی...

گٹ آؤٹ اوف مائے کلاس!! ٹیچر غصے سے غرائی...

سیاہ آنکھوں والی عریسہ نے بینچ سے اپنا بیگ اٹھایا... سارے اسٹوڈنٹس اسے ہی دیکھ رہے تھے.. وہ دروازے کی طرف لپکی.. مڑ کر ایک کاٹ دار نظر احتشام قسیم پر ڈالی جیسے کہہ رہی ہو تمہیں تو میں دیکھ ہی لونگی!!!

کلاس سے نکلنے کے بعد وہ فلور میں اِدھر اُدھر ٹہل رہی تھی.. کلاس فرسٹ فلور پر ہو رہی تھی مہرون رنگ کا لمبا فراک پاؤں کو چھو رہا تھا.. کالے بال کندھوں سے زرا نیچے آ رہے تھے... چہرے فالحال غصے سے سرخ ہو رہا تھا..

اگر اس ہیزل آنکھوں والے بلے کو میں نے سبق نہیں سیکھایا نا... تو میرا نام بھی عریسہ جلیل نہیں!!!

Clubb of Quality Content

وہ بڑبڑا رہی تھی...

عریسہ!!! پیچھے سے ایک آواز سنائی دی..

وہ اس آواز کو پہچانتی تھی..

عریسہ ایڑھیوں کے بل پیچھے گھومی.. اور سارا کا سارا غصہ ایک آواز سنتے ہی ختم ہو گیا..

بھوری آنکھوں والی لڑکی جو آتیشی رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس تھی اس کے سامنے کھڑی تھی..

تم نے کلاس بنک کی ہے...ارحمہ نے آنکھیں سکوڑ کر پوچھا..

مس نے نکال دیا!!! وہ اتنے آرام سے بتا رہی تھی جیسے کوئی تمغہ جیت کر آئی ہو

ضرور تم نے ہی کوئی حرکت کی ہوگی..ارحمہ کو پورا یقین تھا اپنی دوست کی قابلیت پر..

چھوڑو یہ سب تم بتاؤ اتنی دیر سے کیوں آئی ہو؟؟ عریسہ نے تو جیسے ناک سے مکھی اڑائی..

رات دیر تک تمہارے لئے نوٹس بنا رہی تھی میڈم...

اوہ..میرے لئے.. تھینکس.. عریسہ نے مسکراتے ہوئے اسے گلے لگالیا..

کبھی تو سیریس ہو جایا کرو..ارحمہ نے اسے خود سے الگ کرتے ہوئے کہا...

مجھے زندگی یونہی اچھی لگتی ہے...میں خواہشوں کی زنجیروں میں قید نہیں ہونا چاہتی...میں زندگی یونہی جینا چاہتی ہوں... عریسہ نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا...

اُف...ارحمہ نے سر جھٹکا..

میں کلاس میں جارہی ہوں... تم جیتی رہو اپنی زندگی...ارحمہ اتنا کہہ کر کلاس کی طرف بڑھ گئی..

اور عریسہ جلیل گراؤنڈ تک جانے والی سیڑھیوں کی طرف لپکی...

کلاس ختم ہونے کے بعد مس آرفہ نے احتشام کو اشارہ کر کے بلایا.. مس آرفہ دروازے کے پاس کھڑی تھیں..

احتشام اپنی سیٹ سے اٹھ کر ان کی طرف بڑھا..

جی میم!!

اسے ڈھونڈھو اور دونوں میرے پاس آؤ.. مس آرفہ نے ایٹنڈنس شیٹ فولڈ کرتے ہوئے کہا...

اور حکم جاری کر کے آگے بڑھ گئیں..

اس سیاہ آنکھوں والی بدتمیز لڑکی کو.... نہیں... نہیں.. میں اُسے... نہیں.. بالکل نہیں..(اسے تو جیسے صدمہ لگا تھا)

عریسہ نے اپنے بیگ کی پٹی کو ایک کندھے پر ڈالا ہوا تھا گراؤنڈ میں، وہ ایک کتاب ہاتھ میں تھامے کھڑی تھی

ہیزل براؤن آنکھوں والا لڑکا جو بلیک شرٹ بلیک پینٹ میں ملبوس تھا اس کے قریب آ رہا تھا..

میم نے بلایا ہے احتشام نے سپاٹ انداز میں اس کے سامنے آ کر کہا..

تم مر کیوں نہیں جاتے ہو!!! عریسہ نے انگلی اٹھا کر غصے میں کہا

یہ تو مجھے پوچھنا چاہیئے کہ.. تم.. کیوں نہیں مر جاتی ہو احتشام نے بھی انگلی اٹھا کر اُسی ٹون میں کہا جس میں وہ کہہ رہی تھی..

مجھ جیسے اچھے لوگ اس دنیا سے جلدی نہیں جاتے.. سی آر صاحب!!!

تم....اور..اچھی...اونہہ..احتشام نے سر جھٹکا

تم جیسے جیلس لوگوں کی نظروں سے تو میں اپنا صدقہ اتارتی ہوں.. عریسہ نے ہاتھ سے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے کہا

Clubb of Quality Content

میں..اور.. تم..سے....جیلس..

اس قینچی جیسی زبان کے علاوہ تمہارے پاس اور ہے ہی کیا؟؟اور چلو..پہلے ہی تمہاری وجہ سے میرے پانچ منٹ ویسٹ ہو چکے ہیں..احتشام سر جھٹک کر آگے بڑھا...

عریسہ کو تو جیسے صدمہ لگا تھا...ویسٹ ہو گے تم... تمہارا خاندان.. تمہاری نسلیں... عریسہ نے ہتھیلی کا مکا بنایا لیکن پھر سر جھٹک کر اس کے پیچھے چلنے لگی...

مس آرفہ کے کمرے میں ایک دم سکوت کا عالم تھا.. مس آرفہ چیئر پر بیٹھی ان دونوں کو گھور رہی تھیں..

وہ دونوں سامنے کھڑے تھے..ایک دور سے چند انچ کے فاصلے پر..

تو آپ کا کہنا ہے آپ نے نہیں کہا.. مس آرفہ نے عریسہ کی طرف انگلی اٹھا کر پوچھا..

جی میم..میں نے نہیں کہا..سارے زمانے کی معصومیت اس نے اپنے چہرے پر اوڑھ رکھی تھی..

مطلب سی آر نے آپ پر الزام لگایا ہے..اور وہ الزام کیوں لگائیں گے؟؟مس آرفہ نے عریسہ کو گھورتے ہوئے پوچھا..

یہ تو اللہ ہی جانیں!! عریسہ نے بھولے بھالے انداز میں کہا

ساتھ کھڑا احتشام اس کی ایکٹنگ دیکھ کر حیران تھا..

میم اس نے ہی کہا تھا اور ابھی باہر مجھے کہہ رہی تھی کہ تم مر کیوں نہیں جاتے ہو.. بہت بدتمیزی کی ہے اس نے مجھ سے...احتشام نے بھی اسی معصومیت سے کہا....

عریسہ چھ ہفتوں تک آپ میری کلاس میں نہیں بیٹھیں گی..اب آپ دونوں جا سکتے ہیں...

کمرے سے نکلتے ہی احتشام آگے بڑھنے لگا... لیکن کوئی زوردار چیز اس کے سر پر لگی وہ غصے سے پیچھے گھوما.. عریسہ نے ہاتھوں میں جو کتاب تھامی ہوئی تھی وہ ہی اس کے سر پر دے ماری تھی..

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تمہیں تمیز ہے یا نہیں!!! احتشام چبھتی نظروں سے اسے دیکھ کر کہہ رہا تھا..

تم جتنے انسان کے نا دو بچے ہوتے ہیں.... دو بچے!!! پتا نہیں تمہیں یونیورسٹی میں کس نے ایڈمیشن دے دیا ہے...وہ بھی غصے میں تھی..

احتشام کے اوپر تو کسی نے ہیلی کاپٹر چلا دیا تھا.. پچیس سال کا ہی تو ہوں میں اور اس کی اتنی ہمت...اس نے دل میں کہا

جسٹ شٹ اپ!!!!!احتشام نے شہادت کی انگلی اس کے چہرے کے قریب کی...

میں نا ایڈ من آفس جاؤنگی اور ان سے کہونگی کہ تم نے مجھے ہراس کیا ہے... عریسہ نے بھی شہادت کی انگلی اس کے چہرے کے قریب کی..

ہاں...اور وہ جو اوپر کیمرا لگا ہے نا... میں اس کی ویڈیو دیکھاؤنگا.. کہ تم نے مجھ پر تشدد کیا ہے...

وہ اپنی ہیزل براؤن آنکھیں سیاہ آنکھوں میں جما کر کہہ رہا تھا

احتشام...احتشام.....

یہ علینا کی آواز تھی..جو اسے کہیں سے آرہی تھی....اس نے بند آنکھیں کھولی وہ بیڈ پر بیٹھا تھا...جوگرز کے تسمے اس کے ہاتھ میں تھے فالحال علینا کی آواز اسے حال میں لے آئی تھی

پانچ سال پہلے کا منظر ہوا میں دھواں دھواں ہو چکا تھا

ہاں علینا کہو!!کیا ہوا؟؟؟؟اس نے نظریں اٹھا کر اس سے پوچھا

سفید قمیض کے ساتھ سفید شلوار مہرون ڈوپٹہ گلے میں ڈالے بیگ ہاتھوں میں پکڑے وہ دروازے کے پاس کھڑی تھی..

مجھے یونیورسٹی جانا ہے..لے جاؤ گے ؟؟...احتشام نے ہاتھ میں پہنی ہوئی گھڑی سے ٹائم دیکھا(ماشاءاللہ سے کیا ٹائم ہے ان کا یونیورسٹی جانے کا)...وہ کھڑا ہوا اور پھر چلتا ہوا اس کے قریب آیا....

لاؤ..بیگ دو...

(اللہ جی میں کہیں مر ہی نا جاؤں اتنا پیار!!!!!!!علینا شاکڈ تھی)

علینا نے ایک مسکراہٹ کے ساتھ اسے بیگ تھمایا...اور پھر دروازے سے باہر راہداری میں نکل آئی..وہ بھی اس کے پیچھے ہی کمرے سے باہر نکلا....

....

سیڑھیوں سے اوپر آتے ہی بھوری آنکھوں والی ارحمہ نے ٹیرس کے صحن میں اِدھر اُدھر دیکھا...

ہاتھوں میں پانی کی بوتل اور کچھ ڈبے تھے جن میں کھانا تھا...

سیڑھیوں کے دونوں طرف ایک ایک کمرہ تھا۔دائیں طرف والا کمرا ہمیشہ بند رہتا تھا، لیکن بائیں طرف کے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اس کمرے کی طرف بڑھی۔اندر کا منظر دیکھ کر اس کے قدم رک گئے۔ عریسہ زمین پر بے ہوش پڑی تھی، خون میں لت پت..

عریسہ!!!!!!ارحمہ کے ہاتھوں سے بوتل اور ڈبے نیچے گرے

وہ اس کی طرف لپکی...اور آہستہ آہستہ زمین پر بیٹھی...

ہر طرف کانچ بکھرا ہوا تھا ارحمہ کے جسم سے جان نکل رہی تھی...

Clubb of Quality Content

....

آپی کبھی آفس جلدی بھی جایا کریں.. حور نے کباب اٹھاتے ہوئے منیزا کی اصلاح کی..

تم بھی یونیورسٹی جلدی جایا کرو... منیزا نے چائے کا گھونٹ بھرا...

آپ کو ایڈوائس دے رہی تھی.. حور نے معصوم سا چہرہ بنا لیا...

وہ تینوں ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے...

اور حور... احتشام کی کزن تمہاری ہی یونیورسٹی میں پڑھتی ہے نا؟؟ راحم نے چائے کا کپ ہاتھ میں اٹھاتے ہوئے پوچھا

منیزا نے نظریں اٹھا کر راحَم کو دیکھا... چھوٹی ہے وہ!!! منیزا نے اسے لقمہ دیا..

میں کیا کہہ رہا ہوں!!.. بس پوچھا ہی ہے!! راحَم کا تو منہ ہی بن گیا..

میں جانتی ہوں تمہیں!! اچھے سے... منیزا نے ڈائننگ ٹیبل سے اپنا پرس اٹھایا.. اور باہر کی طرف لپکی...

راحم بھائی علینا جہان لاء کی اسٹوڈنٹ ہے اور میں بایو کیمسٹری کی.. ہمارے ڈیپارٹمنٹس الگ الگ ہیں.. وہ احتشام بھائی کے علاوہ کسی اور سے بات نہیں کرتی... حور نے نرمی سے بتایا...

راحم نے چائے کا سپ لیتے ہوئے کچھ سوچ کر "اوہ" کیا..

آپی کی نند کو بس کوئی کچھ کہہ دے!!! حور نے خفگی سے کہا..

بھابھی!!! راحم نے مسکرا کر جملہ درست کیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

....

کراچی یونیورسٹی کے مسکن گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہی پہلا ڈیپارٹمنٹ لاء کا تھا...

اسٹوڈنٹس کی چہل پہل ہر طرف نظر آرہی تھی...دونوں ٹانگیں ایک سمت کئے وہ پیچھے بیٹھی تھی اس نے ایک ہاتھ احتشام کے کندھے پر رکھا ہوا تھا

انہی شاہراہوں میں

انہی شجروں میں

تو وادی بن

تو بستی بن

میں مسافر بنوں

راہ گیر بنوں

انہی شاہراہوں میں

انہی شجروں میں

تو آسمان بن

تو زمین بن

میں قمر بنوں

میں ڈھول بنوں

ایچ ایچ ڈاکٹر سید نامفاددل سیف الدین بلڈ نگ "اسکول آف لاء" کی پیلی محل نما بلڈ نگ سے کچھ فاصلے دور روڈ پر اس نے بائیک روکی...

علینا آرام سے بائیک سے اتری..

بیگ احتشام نے اپنے پاس آگے رکھا ہوا تھا.. بیگ؟؟ علینا نے ہیزل براؤن آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بیگ مانگا..

احتشام نے کچھ کہے بغیر اس کے ہاتھوں میں بیگ تھما دیا..

تھینکس!!!! علینا بیگ کی پٹی کندھوں پر ڈال لی..

Clubb of Quality Content!

دوستی میں نو تھینکس...نو سوری..احتشام نے ابرو اٹھا کر اسے سمجھایا...

تو آپ کو یاد ہے کہ ہم دوست ہیں؟؟علینا نے طنزیہ انداز میں پوچھا

ہمیشہ ہی یاد رہتا ہے...کہ...آپ میری بہت اچھی دوست ہیں لیکن جب آپ کی...اِس...

زبان سے ماموں کا لفظ نکلتا ہے..نا...خدا کی قسم زہر لگتی ہیں آپ...وہ سچ کہہ رہا تھا..

علینا ہلکا سا مسکرائی شاید کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن پھر کچھ کہے بغیر ہی مڑ گئی اور ڈیپارٹمنٹ کی طرف جانے لگی..

احتشام نے ایک لمبی سانس بھری..اور بائیک کی چابی گھما کر بائیک سٹارٹ کی..

زرا سا آگے جانے کے بعد...علینا نے نظریں گھما کر اسے دیکھا...ہیزل براؤن آنکھوں والا تیس سالہ ہینڈسم لڑکا جس نے وائٹ شرٹ کے ساتھ لائٹ بلو پینٹ پہنی ہوئی تھی..وہ اس کی نظروں سے دور جا رہا تھا...وہ دور جا رہا تھا..وہ یونہی اسے دیکھتی رہی حتیٰ کہ وہ آنکھوں سے اوجھل ہو گیا...

کیا سچ میں علینا صرف اُسے دوست سمجھتی تھی؟؟؟

....

ڈاکٹراب عریسہ کیسی ہے؟؟؟؟

ارحمہ نے کمرے سے باہر نکلتی ہوئی ڈاکٹر نغمین سے پوچھا..

آپ کی پیشنٹ کی حالت بالکل ٹھیک نہیں ہے.. کسی دن یا تو وہ خود مر جائیگی یا کسی اور کو مار دے گی.... آپ کیوں نہیں سمجھتی ہیں اُسے کیئر کی ضرورت ہے...اور یہ جنگل... نغمین نے گھنے جنگل کی طرف اشارہ کیا..

یہاں تو جانور بھی نہیں رہتے... آپ سمجھ رہی ہیں نا..

آپ اس لڑکی کو سمجھاتی کیوں نہیں ہیں... یہ پاگل ہو چکی ہے!! ایسے انسان کسی سے محبت نہیں کرتے.. خود غرض ہو جاتے ہیں... لیکن اس لڑکی کو تو خود سے بھی کوئی غرض نہیں ہے...

کوئی علاج نہیں ہے؟؟ ارحمہ نے سنجیدگی سے پوچھا...

یہ لڑکی میری سمجھ سے باہر ہے... نغمین نے اتنا سا کہا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی..

ارحمہ بہت زیادہ پریشان تھی.. بھوری آنکھوں میں غم تھا.. تکلیف تھی.. وہ قدم قدم چل کر کمرے میں آئی..

عریسہ بیڈ پر نیم دراز لیٹی ہوئی تھی...سیاہ آنکھوں میں غصہ تھا... کرب تھا..انتقام کی آگ جل رہی تھی..

عریسہ!!!ارحمہ اس کے قریب ہی بیڈ پر بیٹھی... عریسہ کے ہاتھوں پر سفید پٹیاں بندھی ہوئی تھیں.. کیا کہہ رہ تھی وہ جنگلی ڈاکٹر؟!!!عریسہ نے ارحمہ کو غصے سے گھورتے ہوئے پوچھا... کہہ رہی تھی میں پاگل ہوں!!!!!!!ہے نا؟؟؟؟اب دوسرا قتل.... میں اس کا کرونگی... سیاہ آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں.. عریسہ کا جسم کانپ رہا تھا..

تیسرا قتل میرا کرنا اور چوتھا اپنا...ارحمہ نے خفگی سے سر جھٹکا... عریسہ قتل و غارت کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے.... دنیا میں..اس جنگل سے آگے بھی ایک دنیا ہے...ارحمہ نے بہت پیار سے اسے سمجھانا چاہا..

لیکن وہ سمجھنا ہی نہیں چاہتی تھی..

ہاں...ہے اس جنگل سے آگے ایک دنیا...جہاں..وحشی رہتے ہیں..کوئی سمجھے تو جانے.. کہ...وحشی جنگل میں نہیں...بلکہ شہروں میں اور دیہاتوں میں رہتے ہیں...

انسان ہے وحشی...

Clubb of Quality Content

زہر جانوروں میں نہیں انسانوں میں ہوتا ہے...

انسانیت مرتی ہے!!!انسان کی وجہ سے...

مجھے لگتا ہے کہ میں اس جنگل میں محفوظ ہوں.. کیونکہ یہاں انسان نہیں رہتے

ارحمہ!!...آواز میں درد تھا...

چونکہ میں بھی ایک انسان ہوں.. تو میرا بھی حق ہے انسانیت دکھانے کا...اب آواز میں قاتلانہ اثر تھا.....

عریسہ خبردار.. جو تم نے ڈاکٹر نغمین کو کچھ کہا...ارحمہ نے انگلی اٹھا کر اسے تنبیہ کی...

(وہ عریسہ ہی کیا جو کسی کا حکم مانے)...

پریشان مت ہو زیادہ تکلیف نہیں دونگی اُسے...بس...ایک چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہوگا....(پاگل!!ہاں...پاگل!!!!اب دکھاؤنگی اسے پاگل پنتی کسے کہتے ہیں)

....

رات کی چادر اوڑھے..

چاند تنہائی میں بیٹھا خاموش نظر آرہا تھا...چاند کی اس خاموش روشنی سے صدیقی ہاؤس دمک رہا تھا...

خوبصورت ہرے بھرے لان سے گزر کر ارحمہ لاؤنج میں داخل ہوئی...وہ صوفے پر بیٹھا سامنے لگے ٹی وی پر کوئی انگلش مووی دیکھ رہا تھا..

اس کی پشت پر اوپن کچن تھا اور سامنے سیڑھیاں تھیں جو اوپر فرسٹ فلور پر جا رہی تھیں..گھر میں ہر طرف ہرے بھرے پودے لگے تھے

کچن کے ساتھ والی دیوار پر شوکیس رکھا ہوا تھا جس میں بہت ساری ٹرافیاں موجود تھیں...

آگئی اس مینٹل پیس کے گھر سے ؟؟؟...بھوری آنکھوں والا لڑکا نظریں گھما کر ارحمہ کو اندر آتے ہوئے دیکھ چکا تھا..اور سوال پوچھ رہا تھا..

ہاں آگئی..ارحمہ قدم قدم بڑھا کر آگے آئی اور صوفے پر اس کے قریب بیٹھ گئی..فرحان صدیقی نے گود میں رکھا ریموٹ اٹھا کر ٹی وی آف کر دیا..

میں کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ وہ کیسی نظر آتی ہو گی...اس کی آنکھوں کا رنگ..لال..ہو گا..ناخن چڑیلوں کی طرح لمبے لمبے اور رررر دو نوکیلے دانت ویمپائرز کی طرح باہر کی طرف

ہونگے..اور پاؤں..پاؤں الٹے ہونگے...وہ ہنس ہنس کے ارحمہ کی دوست کا مذاق اڑا رہا تھا یہ فرحان صدیقی اُس رات والے بائیکر فرحان صدیقی سے بالکل الگ لگ رہا تھا کیونکہ سامنے اس کی بہن بیٹھی تھی...

ارحمہ نے اُسے اگنور کرتے ہوئے اس کی گود میں رکھا ہوا ریموٹ اٹھایا اور ٹی وی اون کیا...

ویسے کوئی انسان تو...جنگل میں نہیں رہتا...جہاں تک میری نولج ہے..تو مطلب تمہاری دوست انسان تو نہیں ہے..وہ ایک بھائی ہونے کی حیثیت سے اپنی بہن کو بھرپور تنگ کر رہا تھا اسے معلوم تھا ارحمہ اپنی پاگل دوست کے لئے بہت پوسیسو ہے..وہ فرحان صدیقی ہی کیا جو دوسروں کا مذاق نا اڑائے..

کل میں نے کہیں پڑھا ہے کہ پہلے دنیا میں سات عجوبے تھے...وہ اسے سیریس انداز میں بتا رہا تھا..کہ ارحمہ کو واقعی لگا کہ وہ کچھ انٹریسٹنگ بات بتانے لگا ہے ارحمہ چہرا موڑ کر اسے سننے لگی..

"لیکن اب ایک اور عجوبہ ایڈ ہو گیا ہے... آٹھواں عجوبہ... لیکن بد قسمتی سے وہ ایک دماغ سے کھسکی ہوئی لڑکی ہے... ایک زوردار قہقہہ فرحان نے ارحمہ کو دیکھ کر لگایا... جو غصے میں آگ بگولہ ہو کر اسے گھور رہی تھی..

بہت مشکل سے فرحان نے اپنی ہنسی پر قابو پایا..

ارحمہ نے اسے اگنور کیا اور ٹی وی کی طرف متوجہ ہو گئی...

میرا ایک دوست ہے...

ویسے تو وہ جانوروں کا ڈاکٹر ہے... (تمہاری دوست کون سا انسان ہے اس نے دل میں کہا) لیکن پھر بھی سائیکو پیشنٹس کو دیکھ لیتا ہے.. قابلیت میرے دوست کی... واہ... اس نے زرا فخر کیا... نمبر دوں اس کا... یہ جملہ اس نے مسکراہٹ دبائے کہا..

میری بلا سے جہنم میں جاؤ تم.. اور تمہارا دوست ارحمہ نے غصے سے کہا اور اٹھ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی..

نمبر تو لیتی جاؤ... وہ ہنس رہا تھا

....

جاری ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842